© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

٭ افواجِ پاکستان کی تاریخی مشقیں "ضربِ مومن"

٭ جہادِ افغانستان میں ابنائے دارالعلوم کی شہادت

پاک افواج کی حالیہ تاریخی مشقیں " ضربِ مومن " ایک ایسی پیش رفت اور مبارک اقدام ہے جو ہر لحاظ سے لائقِ تحسین و قابلِ صد آفرین ہے ۔ گو کسی بھی ملک کی افواج کی اس قسم کی مشقوں سے قوم و ملت کے حق میں کسی بڑے اور اہم انقلابی نتائج اور اثرات کی توقعات وابستہ کرنا قبل از وقت سہی ، تاہم مضمرات و محرکات اور پاکیزہ مقاصد کی بنا پر مسلمان سپاہیوں اور کسی بھی اسلامی ریاست کی مسلمان افواج کی اتنے بڑے پیمانے پر مشقیں بذاتِ خود ایک بڑی کامیابی ہے ۔

کیونکہ اس سے پوری قوم میں سپہ گری ، اجتماعیت ، حفاظتِ ملک و وطن ، جوشِ جہاد اور جذبۂ جاں سپاری کی آبیاری ہوتی ہے ۔ اتحادِ ملی کا احساس اجاگر ہوتا ہے ۔ جو مسلمانوں کے لئے ایک روشن مستقبل کی غمازی کرتا ہے ۔

مسلمانوں کا باہمی اتحاد ، اسلامی ریاست کی تشکیل ، افواجِ اسلامی کی تربیت ، ملی و فکری یک جہتی اور دفاعی صلاحیتوں کی بقا و حفاظت ایک ایسی چیز ہے جسے ہر دور میں مسلمانوں کی فتح و عروج اور بقاء و سالمیت میں ریڑھ کی ہڈی جیسا مقام حاصل رہا ہے ۔

قرآن و حدیث از اول تا آخر مسلمانوں کو ریاست کی ضرورت ، منظم اجتماعی زندگی کی اہمیت ، دین و سیاست میں تفریق و ضلالت سے گریز ، اتحاد و اجتماعیت ، دفاعی صلاحیت کے انضباط و بقا اور باہمی افتراق و انتشار ، تحزب و انشقاق سے اجتناب کی تلقین سے لبریز ہیں ۔ سورۃ انفال میں ارشاد ہے

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ	اور ان کے مقابلہ کے لیے جس قدر بھی تم سے
قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ	ہو سکے سامان درست رکھو قوت سے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ (انفال ۶۰)

پلے ہوئے گھوڑوں سے جس کے ذریعہ سے تم اپنا رعب رکھتے ہو۔ اللہ کے دشمنوں پر اور اپنے دشمنوں پر اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی کہ تم انہیں نہیں جانتے۔

اسلام پوری امت کو باہمی مربوط قوم، جسدِ واحد، ایک خاندان اور سیسہ پلائی دیوار سے تعبیر کرتا ہے "بنیانٌ مرصوص" "اسنان المشط" اور "جسدِ واحد" سب اسی تعلیم اتحاد اور جذبۂ دفاع و جہاد کی تمثیلات ہیں۔

مسلمان دنیا کی ایک فاتح، سرخرو اور بالادست قوم ہونے کے باوجود آج اغیار کی دریوزہ گر اور دشمنوں کے رحم و کرم پر رہنے اور خوشی خوشی طوقِ غلامی پہننے والی قوم بن کر رہ گئی ہے یہ وہ قوم ہے جسے قدرت نے بے پناہ وسائل، رزق، گوناگوں خزائن، بے حساب معدنیات، زمینی قوتوں، پیٹرول، سونا اور فولاد تک سے بے تحاشا مالامال کر دیا ہے۔ افرادی لحاظ سے بھی وہ دنیا کی ایک عظیم تر قوت ہے۔ جغرافیائی اتصال و ارتباط کے لحاظ سے بھی چین سے لے کر کاشغر تک وہ زمین کے لئے ناف اور دنیا کے لئے دل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود ان کے وسائل یورپ کے لئے غنیمت، ان کی سلطنتیں یورپ کے لئے جاگیر، اور ان کے افراد غلام بنا دئے گئے ہیں۔ یورپ مسلمانوں کی تمام جوہری توانائیوں کو حاصل کرتا اور بدلے میں انہیں بے دینی، فحاشی، تہذیب زندقہ، الحاد عریانیت، مادیت، کفر و شرک زیغ و فساد باہمی منافقت، جنگ و جدال، افتراق و انتشار کے تحائف دے کر چار و ناچار اپنے ہی دامن میں پناہ لینے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یورپ کی کوششیں یہی ہیں کہ دینِ اسلام خود مسلمانوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہے اس کی خوبیاں چھپی رہیں۔ اس کے لئے یہ امید افزا علامت ہے کہ مومن خود ایمان سے محروم ہے وہ اسے تھپکیاں دے دے کر سلائے رکھتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ جاگ اٹھے اور اپنی تکبیروں اور ضربِ مومن سے فسانہ و افسوں اور شیطانی سحر و طلسم کے تار و پود بکھیر دے۔ وہ مومن کو جد و جہد کی رزمگاہ سے الگ تھلگ رکھنا چاہتا ہے۔ تاکہ زندگی کے ہر محاذ پر وہ ناکام ہی ہوتا رہے اور بساطِ عالم پر مومنانہ رول نہ ادا کر سکے۔ اور اس کی کامیابیوں کی وجہ بھی یہی ہے کہ مسلمانوں نے آج تک خود کو پہچانا نہیں۔ اور اپنے دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی وہ پالیسی نہیں اپنائی جو خدا اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رسول ؐ کی تعلیمات کے مطابق ہو وہ جہاں بانی اور حکمرانی کے تمام آداب بھلا بیٹھے ہیں۔ ان کی تیغ بے نیام کند ہو کر رہ گئی ہے۔ ان کی نومیدیٔ جاوید کا یہ حال ہے کہ اب گویا حرمتِ جہاد پر اجماع ہوگیا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ذلت و ادبار، شکست و ریخت مسلمانوں کے مقدر کی چیز نہ تھی۔ مگر اپنی اخلاقی و روحانی، مادی، سیاسی اور دفاعی صلاحیتوں کی حفاظت سے بے اعتنائی، افتراق و انتشار اور باہمی جنگ و جدال نے ہمیں غیروں کا لقمۂ تر بنائے رکھا۔ اسی بیماری کے یہ تلخ اثرات ہیں جسے آج تک کسی نہ کسی صورت ہیں بھگت رہے ہیں۔ پاکستان کا دولخت ہو جانا کوئی بھول جانے والا حادثہ نہیں اور اب تو صوبائی عصبیت کے عفریت نے مزید حصے بخرے کی ٹھان لی ہے اغیار نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ مسلمانوں کو باہمی جنگ و جدال میں ڈال دیا ہے۔ سندھ جل رہا ہے کسی وقت بھی یہ ابلنے والا لاوا آتش فشاں بن سکتا ہے ایسے حالات میں پاک فوج کی عظیم جنگی اور دفاعی مشقیں روشنی کی ایک کرن ہیں۔ جو عالم اسلام کے افق پر نمودار ہوئیں۔ صرف پاکستانیوں کے لئے ہی نہیں پوری دنیا کے مسلمانوں اور امن پسند قوتوں کے لئے کتنی مسرتوں، ولولوں اور شادمانیوں کا ذریعہ بنیں۔

بلاشبہ ایسی مشقیں، خودکفالت اور دفاعی صلاحیتوں کی حفاظت اور فوجی تربیت کا شاندار اہتمام ہونا چاہئے۔ اور ہمیں اجتماعی طور پر اپنے عروج و زوال، فتح و شکست اور ذلت و پستی کے اسباب کا کھوج بھی لگاتے اور خرابی و بربادی کا مداوا بھی کرتے رہنا چاہئے۔

مقصود ہنر سوزِ حیاتِ ابدی ہے
یہ ایک نفس یا دو نفس مثلِ شرر کیا

یہودی استعمار، ہندو عیاری اور روسی یلغار سے کسی بھی طرح کی چشم پوشی، مداہنت یا نرم رویہ نہیں برتنا چاہیے۔ بلکہ اس بارے میں ہمارا شیوہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور اقوال و اعمال والا ہونا چاہیئے کہ ابھی ہتھیار نہیں رکھے تھے کہ جبرائیل امین کی اطلاع پر یہود کا پوری طرح قلع قمع کرنے کے لئے دوبارہ مستعد ہو گئے۔ ارشادِ ربانی بھی یہی ہے:۔

وَ قَاتِلُوْا هُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَة

جب تک فتنۂ کفر کی پوری بیخ کنی نہ ہو مسلمانوں کو آرام کرنے کا حق نہیں بلکہ مصروفِ جہاد رہنا چاہیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تاہم یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ مسلمانوں کی قوت، غلبہ و اتحاد اور فتح و عزیمت کا اصل سررشتہ تمام مادی اور ظاہری اسباب سے بڑھ کر غیر محسوس اور روحانی بنیادوں، ایمان کی پختگی، اسلام کی راسخبازی اور اس سے صحیح اور کامل شکل میں وابستگی پر ہے۔ یہ رشتہ ایمان و اسلام، قومی ترقی و استحکام اور خودمختاری و ملی قوام کی خشتِ اول ہے جس کے مقابلے میں پوری زمین اور اس کی ساری قوتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

"ضرب مومن" تب کارگر ہوگی جب ضارب واقعۃً بھی مومن ہو۔ لہٰذا واقعی ترقی و استحکام اور قومی سالمیت کے لئے تجدید ایمان، تعمیلِ اسلام اور خدا و رسول ﷺ سے ان ٹوٹے وابستگی کو بھی غور و فکر اور تمرین و مشق کا بنیادی مسئلہ بنانا چاہیئے۔ نظریاتی بنیادوں کی تطہیر اور استحکام کے لئے قرآن اور قرآنی تعلیمات کو اپنی قومی و ملی، سیاسی، دفاعی اور فوجی پالیسیوں کا محور بنانا ہوگا۔ وی سی آر اور جنسی آزادی کے تمام محرکات سے پاک فوج کی بارکوں کو پاک کرنا ہوگا۔ ان کے دل و دماغ سے مغربی آزادی کی گرفت اور مغرب کی مادہ پرستانہ تہذیب کا قلادہ دور کرنا ہوگا۔ اور ان کے عقائد و نظریات کو اوہام و خرافات اور شک و تذبذب کے ظلمات سے نکال کر یقین و معرفت کے انوار سے روشن کرنے کا اہتمام بھی کرنا ہوگا کیونکہ مسلمان مغرب کا ہو یا مشرق کا، جب مومن ہے اور واقعۃً مومن ہے تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے اور عقیدہ کے اتحاد کے بعد کسی دوسرے کلچرل، ثقافتی تربیت و معاہدہ اور تہذیب کا محتاج نہیں۔ عقیدہ کا استحکام "ضرب مومن" کو غیر فانی اور لازوال استحکام بخشتا ہے۔

عالمی سطح پر کفر کی "ملت واحدہ" کو اب نہ تو اشتراکیت سے خطرہ ہے نہ مغربی جمہوریت سے اور نہ ملوکیت سے۔ وہ صرف اور صرف امت مسلمہ اور ملت محمدیہ سے لرزہ براندام ہے جس کی خاکستر میں نئی زندگی کے شرارے اور عزم و ہمت کے انگارے چھپے اور دبے ہوئے ہیں۔ جس کی رسی جل گئی ہے مگر اس کے بل نہیں گئے۔ اس امت میں باشعور و باصلاحیت افراد، عبقری شخصیتوں، رجالِ کار اور مردانِ غیب کی اب بھی کوئی کمی نہیں۔ جو شکست کو فتح سے بدلنے، ہاری ہوئی بازی کو جیتنے اور ڈوبی ہوئی کشتی کو تیرانے کی اہلیت اور ہمت رکھتے ہیں۔ اس قوم میں ایسے اصحاب عزیمت و استقامت اب بھی موجود ہیں جن کی سحر خیزی و شب بیداری ہنوز برقرار ہے۔ ان کی راتیں سوز و گداز، عرض و نیاز میں بسر ہوتی ہیں۔ جو اشک سحرگاہی سے وضو کرتے ہیں۔ دعائے نیم شبی اور نالہ سحرگاہی جن کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ کفارِ عالم زمانے کے انقلابات اور مقتضیات سے مبتلائے فکر و غم ہیں۔ کہ وہ کہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس امت کی بیداری کا سامان نہ بن جائیں۔ اور پھر سے وہ دین محمدی کی طرف بازگشت کر کے نور ایمان سے منور جذبہ اسلام سے بھرپور "ضرب مومن" بن کر نہ ابھرنے لگیں۔ کہ مسلمانوں کی بیداری کا مطلب ایک قوم کی بیداری نہیں بلکہ پوری دنیا کی بیداری ہے اس قوم میں تو ذات و کائنات کا رشتہ جڑا ہوا ہے جہاں اس میں احتساب نفس ہے وہیں احتساب کائنات بھی ؎

ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں

ہے حقیقت جس کے دین کی "احتساب کائنات"

ہماری دعا ہے کہ پاک فوج کی "ضرب مومن" پوری ملت کے لئے عمدہ و اعلیٰ اور زیادہ سے زیادہ مثبت اور نتیجہ خیز ثمرات کا ذریعہ ثابت ہو اور پاکستان سمیت دنیا بھر کے مسلمان اس کے برکات سے مالا مال ہوں۔ آمین

جہاد افغانستان میں ابناء دارالعلوم کی شہادت

مولانا عبدالحق شہید | دارالعلوم کے جواں سال فاضل، اسلام کے فرزند جلیل مولانا عبدالحق الافغانی بھی گذشتہ ماہ جہاد افغانستان کے میدان کارزار میں نہایت اہم اور شاندار فرائض اور خدمات سرانجام دیتے ہوئے بارگاہ صمدیت سے خلعت خون شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

موصوف ۱۴۰۱ھ - ۸۱ء میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ سے دورہ حدیث پڑھا۔ ۱۴۰۲ھ میں اسلام آباد کی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے کلیۃ الشریعہ میں داخلہ لیا۔ اور ایل ایل بی کیا۔ ۱۴۰۵ھ میں جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ کے مکتبہ الشریعہ میں داخلہ لے کر عمدہ نمبروں پر کامیابی حاصل کی۔ اور سعودی حکومت کی طرف سے مکۃ المکرمہ ام القریٰ میں ان کی تقرری ہوئی۔

آپ سعودی عرب سے ہر سال عرب رفقاء کو ساتھ لا کر مادر علمی دارالعلوم حقانیہ حاضر ہوتے۔ اپنے شیخ و مربی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ سے زیارت و ملاقات اور حصول دعا کی سعادتیں حاصل کر کے معرکہ حق و باطل میں قائدانہ ذمہ داریوں اور فرائض سے عہدہ برآ ہوتے۔ شہادت ان کا مقصود تھی اور اسے وہ اپنی تمام تر مساعی کا ہدف بنائے ہوئے تھے یہ مقصد بھی انہیں حاصل ہو گیا۔

دعا ہے کہ خدائے حی و قیوم اس شیر بیشہ اسلام کے خون شہادت کے صدقے گلشن اسلام کو دائمی

 © rasailojaraid.com